

## 2431- ہم اپنے دلوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیسے بڑھاتیں؟

سوال

ایک مسلمان کس طرح اپنے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھا سختا ہے کہ دل میں دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ آپ کی محبت ہو؟

پسندیدہ جواب

ایک مسلمان کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اندازہ اس کے ایمان کی مضبوطی سے کیا جاسکتا ہے، چنانچہ مسلمان کا ایمان مضبوط ہو تو اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی اتنی ہی گھری ہو جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی ہے، اور شریعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت واجب اور فرض قرار دی ہے۔

چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے ہاں اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں بن جاتا) بخاری : (15) مسلم : (44)

درج ذیل امور کی معرفت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہو سکتی ہے:

اول :

اس بات کا جانا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار کے بھیجے ہوئے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک اللہ کے دین کو پہنچانے کیلئے تمام جہانوں سے آپ کو پسند فرمایا اور چنا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لیے اختیار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ محبوب اور پسندیدہ ترین شخصیت ہیں، اگر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی نہ ہوتا تو آپ کو پسندیدہ اور پسندیدہ نہ بناتا، اس لیے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم بھی اس شخصیت سے محبت کریں جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، ہم بھی اسے پسندیدہ قرار دیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا پسندیدہ قرار دیا ہے، ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خلیل اللہ ہیں، اور خلیل کا درجہ بست بلند ہوتا ہے جو کہ محبت کے درجات میں سے آخری درجہ ہے۔

سیدنا جذب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے پانچ دن قبل فرماتے ہوئے سن: (میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اظہار براءت کرتا ہوں کہ میرا تم میں سے کوئی خلیل ہو؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا اور اگر میں کسی امتی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا)" مسلم : (532)

دوم :

ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ جانیں اور اپنے ذہنوں میں نقش کریں، اور یہ بھی عقیدہ رکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری بشریت میں سب سے افضل ہیں۔

چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں روزِ قیامت اولاد آدم کا سر برآہ ہوں، قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی، میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا، میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی) مسلم : (2278)

سوم :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک دین پہنچانے کیلئے بہت سی تکالیف اور مصیبیں جھیلیں اور احمد اللہ ہم تک دین پہنچ گیا، اس لیے اب ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس بات کا احس کریں کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو تنکلیفیں پہنچائیں گیں، آپ کو مارا گیا، بر اجلہ کہا گیا، آپ کے قریبی رشتہ داروں نے آپ سے علیمگی اختیار کری، آپ کو دیوانہ، جھوٹا اور جادوگر کہا گیا، آپ نے دین کو محفوظ کرنے کیلئے لوگوں سے مقابلہ کیا، صرف اس لیے کہ ہم تک دین پہنچ جائے، لوگوں نے آپ پر دست درازی کی اور آپ کو اپنے گھر بارے بے دخل کر دیا اور آپ کے خلاف نشتر کشی بھی کی۔

چہارم:

بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلیں، صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اپنے مال اور اولاد سے بڑھ کر کرتے تھے، بلکہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی محبت اپنی جانوں سے بھی زیادہ تھی، ذیل میں کچھ عملی نمونے ذکر کرتے ہیں:

سینا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جام سے اپنی جام مت بنوار ہے تھے اور صحابہ کرام آپ کے ارد گرد جمع تھے، ان کی تمنا یہ تھی کہ کوئی بھی بال گرے تو ان کے ہاتھوں میں گرے" مسلم: (2325)

اسی طرح انس رضی اللہ عنہ سے ہی مردی ہے کہ: "جب احمد کے دن [ابتدائی طور پر] لوگ شکست خورده ہو کر بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو گئے تو اس وقت ابو طلحہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور اپنی ہجرتے کی ڈھال سے آپ کا دفاع کر رہے تھے، ابو طلحہ نبایت صحیح کرتی مارنے والے تیر انداز تھے، اس دن انہوں نے دو یا تین کمانیں توڑیں، اگر کوئی شخص اپنے ترکش میں تیروں کے ساتھ وہاں سے گزرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے: اپنے تیر ابو طلحہ کے سامنے پھیلا دو، اسی دوران بنی صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی طرف دیکھنے لگے، تو ابو طلحہ کھنے لگے: اللہ کے بنی امیر سے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ دشمن کی جانب مت جھانکیں، کہیں دشمن کا کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے، میر اسینہ آپ کیلئے حاضر ہے... بخاری: (3600) مسلم: (1811)

پنجم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی یا فعلی سنت پر عمل کریں، حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت آپ کی پوری زندگی کیلئے مشعلِ راہ ہونی چاہیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سب کی با توں پر ترجیح دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سب کے حکم پر مقدم سمجھیں، آپ کے صحابہ کرام، تابعین عظام، اور پھر آج تک ان کے منسج پر چلنے والے لوگوں کے عقیدے یعنی اہل سنت و اجماعت کے عقیدے کو اپنائیں، بد عقی اور رافضیوں کے عقیدے سے بچیں؛ کیونکہ ان کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غبیظ و غصب پایا جاتا ہے، وہ اپنے ائمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ وہ ہمیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے اور انہیں ہمارے نزدیک ہماری اولاد، والدین، اہل خانہ اور اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

واللہ اعلم.